حرم کو چھوڑ کے شبیر جائیں گے کیسے
قدم کو جانبِ مقتل بڑھائیں گے کیسے

گرے جو گھوڑے سے عباس بہہ گیا پانی
کٹے دو ہاتھوں سے مشکی بچائیں گے کیسے

سِناں تو سینۂ اکبر سے کھینچ لی لیکن
اُٹھاکے لاش کو خیمیں میں لائیں گے کیسے

تڑپ کے گود میں بابا کے مر گئے اصغر
خود اپنے ہاتھوں سے تربت بنائیں گے کیسے

تمام یاور و انصار ہو گئے قرباں
اکیلے داغِ بہتر ۷۲ اُٹھائیں گے کیسے

یہ پوچھا زینبِ بے کس نے بھیّا بعد تیرے
سکینہ روئے تو اُس کو منائیں گے کیسے

تمام جسم ہے چھلنی ہے نزع کا عالم
حسین آخری سجدہ بجائیں گے کیسے

یہ داستانِ غم و درد عابدِ مضطر
مدینے والوں کو آکر سنائیں گے کیسے